ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بفضل پروردگار عالم (قصائد نعتیہ) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی حصہ (اول)

نعت مسعود

از تالیف حافظ محمد مسعود خان

(مرحوم)

بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

مالک الملک لا شریک لہٗ — وحدہٗ لا الٰہ الا ہو

کر کے مالک کا شکر پڑھ کے درود — ذکر کرتا ہوں محفلِ مولود

مومنو یاں ادب سے آؤ تم — عطر خلقت بسا کے آؤ تم

ذکرِ خیر الوریٰ کی محفل ہے — مولدِ مصطفےٰ کی محفل ہے

محفل اُس شاہ ذی حشم کی ہے — محفل اُس شافعِ اُمم کی ہے

پھیلا آفاق میں ہے جس کا نور — اُسی نورِ خدا کا ہے مذکور

ہوگی جن سے نجات عالم کی — ہے خوشی اُن کے خیر مقدم کی

جن کو سب انبیا نے مانا ہے — اُن کے مولد کا شادیانا ہے

جہاں یہ ذکرِ خیر پاتے ہیں — لے کے رحمت فرشتے آتے ہیں

عشق ہے جن کو ذکرِ حضرت سے — دوڑے آتے ہیں یاں محبت سے

آؤ ادب سے مسلمانو! — شان اپنے نبی کی پہچانو

تمہید بزبان فارسی

بیا در محفلِ میلادِ ختم الانبیا اینجا	شنو ذکر جنابِ سیدِ ہر دو سرا اینجا
اگر در محفلِ میلاد آئی با ادب بنشیں	نداری گر ادب بہرِ خدا ہرگز میا اینجا
تو اے بیمار در دل بستجا را چہ می جوئی	طبیبِ مہرباں اینجا دوا اینجا شفا اینجا
زہے بزمی عجب رنگی خوشا بختی عجب وقتی	ملک اینجا بشر اینجا نبی اینجا خدا اینجا

قصیدہ

جبکہ عالم میں محمد سا پیمبر آیا	زلزلہ خوف سے کسریٰ کے محل پر آیا
گرم بستر رہا زنجیر بھی ہلتی پائی	طرفۃ العین میں معراج سے پھر کر آیا
عرش پر آپ چلے بخششِ امت کیلئے	اوج پر آج گنہگاروں کو اختر آیا
میری فریاد کو سن لیجئے شاہا جلدی	استغاثے کے لئے آپ کے در پر آیا
یا نبی قیدِ مصیبت سے رہائی ہو جائے	میں گناہوں میں گرفتار سراسر آیا
ہیں خوش بخت ہمارے کہ تولد کے وقت	امتی امتی حضرت کی زباں پر آیا
اب رہیگی نہیں ساغرِ کوثر کی تلاش	مژدہ اے جنتیو ساقیِ کوثر آیا
آئیں گے بہرِ شفاعت تو کہیگا اللہ	آج وہ دن ہے کہ محبوب مرے گھر آیا
جز پیمبر نہ کوئی دیگا تسلی سب کو	تخت پر حشر میں جب خالقِ اکبر آیا
عاصیوں کو نہ رہا خوفِ قیامت اصلا	خود شفاعت کے لئے شافعِ محشر آیا
لعلِ دندانِ مبارک ہوئے خوں آلودہ	جب کسوٹی کے لئے ظلم کا پتھر آیا

ایسا رتبہ نہ کسی نے پایا رزاق
کسکے دروازے سے گے برابر جبریل آیا

قصیدہ

دل کو عشقِ شہ ابرار ہوا خوب ہوا	نورِ خالق کا طلبگار ہوا خوب ہوا

خواب میں آپ کا دیدار ہوا خوب ہوا
بختِ خفتہ مرا بیدار ہوا خوب ہوا

ایسے سودے میں نفع تجھکو ملیگا اے دل
عشقِ حضرت کا خریدار ہوا خوب ہوا

امتِ عاصی کی جسکو ہے شفاعت منظور
وہ نبی حشر کا مختار ہوا خوب ہوا

مجھکو صحت نہیں اے حضرتِ عیسیٰ درکار
عشقِ احمدؐ کا جو بیمار ہوا خوب ہوا

بس گیا روے پیمبرؐ کا تصور دل میں
خانۂ دل مرا درکار ہوا خوب ہوا

جس کو دلداریٔ امت ہے بجو منظور
وہی اللہ کا دلدار ہوا خوب ہوا

شان سے جسکی عیاں ہو ہو شانِ کرم
وہ نبیٔ خلق کا مختار ہوا خوب ہوا

پُرزے کرتا ہوں گریباں کے مبارک ہو نسیم
محض بیکار تھا یا کار ہوا خوب ہوا

قصیدہ

رکھتا ہوں غمِ ہجراں یہ دیدۂ نم اپنا
دکھلا دو رُخِ انور یا شاہ امم اپنا

اس راہِ محبت میں کب خضر کی حاجت ہے
رکھتے ہیں محمدؐ کو بس پیشوا ہم اپنا

بس ہے چرخِ چہارم تک عیسیٰ کی رسائی ہے
تم عرش معلی پر رکھ آئے قدم اپنا

طیبہ کی جدائی میں حالت ہے بری شاہا
پہنچوں درِ اقدس تک گر کیجے کرم اپنا

ممنون دل وجاں سے مسکیں بھی حاضر ہے
کر لیجیو غلام اسکو بے دام و درم اپنا

الصلوٰۃ علی احمدؐ المجتبیٰ
والسلام علی سید الانبیا

اے حبیبِ خدا مرحبا مرحبا
ہو تمہی مہ لقا مرحبا مرحبا

کیوں نہ شرمائے مہتاب رُخ سے ترے
تو ہے نورِ خدا مرحبا مرحبا

روئے تاباں ترا دیکھکر اُڑ گیا
کفر کا نور سا مرحبا مرحبا

ابنِ مریمؑ سے آدمؑ تلک جو ہوے
تجھ پہ سب ہیں فدا مرحبا مرحبا

کیا ثنا ہو تری پستۂ خاک سے
حق نے خود کی ثنا مرحبا مرحبا

جب اشارہ کیا تو نے انگشت کا
چاند ٹکڑے ہوا مرحبا مرحبا

کس سے مانگوں تمہارے سوا یا نبیؐ
دردِ دل کی دوا مرحبا مرحبا

عمدہ کھل ابجواہر سے بجھوں ہو نہیں
آپ کی جا کہیں پا مرحبا مرحبا

پندرہ سو آدمی تیرے لشکر میں تھے
سب نے پانی پیا مرحبا مرحبا

کیوں نہ ہم سب ہوں خوش دل کہ اللہ نے
تیری امت کیا مرحبا مرحبا

اپنے مسکیں کو اب بلا لیجئے
سوئے طیبہ شہا مرحبا مرحبا

قصیدہ

اللہ رے رتبہ شہ ابرار تمہارا
ثانی نظر آتا نہیں زنہار مرحبا!

لب غنچہ ہے رخ ہے گل گلزار تمہارا
کیا چہرہ رنگیں ہے طرحدار تمہارا

اے عقدہ کشا کیجئے للہ رہائی
محبوس الم ہے یہ گرفتار تمہارا

تم رونق گلزار نبوت ہو شہ دیں
ہے رنگ ہر اک گل سے نمودار تمہارا

ہے وقت مسیحائی دوا کیجئے للہ
اب نزع میں یاشاہ ہے بیمار تمہارا

ہرگز نہ جلاوے گی اُسے آتش دوزخ
جو وِرد رکھے نام خوش اطوار تمہارا

رنج والم و درد سے اور غم سے وہ آزاد
یا شاہ رسل جو ہے گرفتار تمہارا

رحمت ہے بس دم پیش شفاعت ہی جب تمہاری
کس شان سے آتا ہے گنہگار تمہارا

ہوگا یہ وفا موجب بخشائش عصیاں
ہے وصف نبیؐ ورد جو ہر بار تمہارا

قصیدہ

جب کہ بفرح سے مدینہ نظر آیا
فرحت کا کرامت کا خزینہ نظر آیا

ہر سنگ سے ہر ریگ سے ہر ذرے سے وہ نگ
اک جلوۂ تابوت سکینہ نظر آیا

امواج مصیبت کے تلاطم کا گیا ڈر
یہ رحمتِ عالم کا سفینہ نظر آیا

ملتا ہی اسی باب سے بس قربِ الٰہی
کیا قرب خداوند کا زینہ نظر آیا

تعظیم مدینہ کا جو منکر ہو شقی ہے
یہ اُس کی شقاوت کا قرینہ نظر آیا

کیا فضل مدینہ ہے کہ از فرطِ خجالت
مکے کے بھی چہرے پہ پسینہ نظر آیا

صد شکر خدا سنگ در اک جو چوما
پر نور یہ اپنا رُخ و سینہ نظر آیا

مسکیں کے لئے در ہی ترا ملکِ سلیماں
ایماں سے خاتم کا نگینہ نظر آیا

قصیدہ

جب کہ پیدا شاہ انس و جاں ہو گیا
دور کعبے سے لوث بتاں ہو گیا

سر فدائے رہِ جانِ جاں ہو گیا
امتحانِ امتحانِ امتحاں ہو گیا

جلوہ حضرت کا جس جا عیاں ہو گیا
گلستاں جمعِ بلبلاں ہو گیا

ہر ستارہ شبِ مولد مصطفےٰ
شمع داں شمع داں شمع داں ہو گیا

چترِ گردوں ترے روضۂ پاک کا
سائباں سائباں سائباں ہو گیا

حق شفاعت سے تیری گنہگاروں پہ
مہربانِ مہربانِ مہرباں ہو گیا

تھا براقِ نبی یا کہ نورِ نظر
یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہو گیا

گلشنِ طیبہ میں طائرِ سدرہ کا
آشیانِ آشیانِ آشیاں ہو گیا

جس کو اُنکے مکاں کا نشاں مل گیا
بے نشانِ بے نشانِ بے نشاں ہو گیا

یا نبی لو خبر آتشِ غم سے میں
تفتہ جانِ تفتہ جانِ تفتہ جاں ہو گیا

گذرے جس کوچہ سے شاہِ گردوں جناب
آسمانِ آسمانِ آسماں ہو گیا

طوطئ اصفہاں سُن کلام رضا
بے زباں بے زباں بے زباں ہو گیا

قصیدہ

دل سے خیال روئے پیمبر نہ جائیگا
ہرگز اس آئینے سے یہ جوہر نہ جائیگا

فضلِ خدائے پاک سے ہر عاشقِ نبی
بارِ گناہ قبر میں لے کر نہ جائیگا

اب بعد آپ کے کوئی عرشِ بریں تلک
معراج کو بُراق پہ چڑھ کر نہ جائیگا

محشر کے روز سامنے مولا کے یا نبی
محبوب آپ سا کوئی بنکر نہ جائیگا

فرشِ زمیں سے عرشِ بریں ایک آن میں
واللہ کوئی تیرے برابر نہ جائیگا

ساتھ آپ کے کبھی کوئی جبریل کی طرح
یوں آسمان پہ کھول کے شہپر نہ جائیگا

در پر تمہارے بیٹھ کے واللہ یا نبی
یہ خاکسار پھر کہیں اُٹھ کر نہ جائیگا

محشر کے روز ساتھ محمد کے خلد میں
حُبِّ نبی کا ایک بھی منکر نہ جائیگا

زوار جائیں شہرِ مدینہ کو چھوڑ کر
در سے تمہارے اُٹھ کے مرا سر نہ جائیگا

مرنے کے بعد سب تو مجھے چھوڑ جائینگے
ایمان کا میرے پاس سے گوہر نہ جائیگا

زاہد یہ سچ ہے عشقِ نبی کے سوا کوئی
ہمراہ تیرے بھائی برادر نہ جائے گا

عزیزو عالمِ فانی سے جب اپنا گذر ہوگا
نکل اس ملک سے زیرِ زمیں جنگل میں گھر ہوگا

اندھیرا تنگ وہ گھر ہے نہ تکیہ ہے نہ بستر ہے
مکاں وہ پُر خطر ہوگا نہ آنگن اور نہ در ہوگا

نجانیں ہم کسی کو واں نہ کوئی ہم کو جانے ہے
نہیں پہچان مالک سے کہو کیونکر گذر ہوگا

رہی ہے دل مرا زیر و زبر اُس دن کی آفت سے
کہ جس دن یہ زمین و آسماں زیر و زبر ہوگا

تم ان باتوں پہ بھولے ہو یہ باتیں نہیں بیجا
نیا عالم نیا نقشہ نیا ہی وہ نگر ہوگا

بگو کیا ہی رمضان نہو مایوس رحمت سے
ترے سر پر شفیعِ عاصیاں خیر البشر ہوگا

قصیدہ

بام گردوں پر یہ جانے کا قرینہ ہو گیا
کلمہ طیب پڑھا کیا خوب زینہ ہو گیا

محفلِ ہولہ جو تو نے آج کی ہے عشق سے
صاحبِ خانہ ترا گھر اب مدینہ ہو گیا

جس نے چشمانِ نبی کا بس تصور کر لیا
اسکا دل روشن ہوا ہر شے کا بینا ہو گیا

اے کشو جب عشقِ احمد کی بھی دل میں ہے شراب
شیشۂ دل پر مرے قدرت کا مینا ہو گیا

کیسی پریاں حوریں ہو وینگی مسلمانوں کے پاس
کلمہ طیب سلیماں کا نگینا ہو گیا

اتنی کوشش میں نے کی ہے عاشقوں کے واسطے
یہ مرا دیواں بھی شکلِ جینا ہو گیا

سن لے غافل ہو گئی طوفانِ محشر سے نجات
محفلِ ہولہ ترے حق میں سفینا ہو گیا

خوشبوئے مدینہ جو صبا لائے تو اچھا
تسکینِ دلِ بیتاب کا دو ملے تو اچھا

یہ عرض خداوندِ دو عالم سے ہے ہر دم
دم یادِ محمد میں نکل جائے تو اچھا

اک بار تصدق سے رسولِ عربی کے
اللہ مدینہ ہمیں دکھلائے تو اچھا

اس خاکِ درِ پاک پہ آنکھوں کو ملوں میں
یہ دل کی تمنا مرے بر آئے تو اچھا

نزہت کی یہ ہے عرض گلِ باغِ رسالت
خوشبوئے مدینہ جو صبا لائے تو اچھا

بیاں کیا ہو شہنشاہِ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جسکے درِ دولت پہ نقارہ ہے نوبت کا

اسی پردے میں حسرت گرد پھرنے کی نکل جاتی
کہ میری خاک سے بنتا خطیرہ تیری تربت کا

تری تیغِ ادا پر اس ادا سے جان جاتی ہے
قضا منہ دیکھنے لگتی ہے مشتاقِ شہادت کا

کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائے گا دوزخ کو
مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

کہے گی حشر میں زلفِ مسلسل آپکی بڑھکر
کہ میں ہوں سلسلۂ عنبریں کاروانِ امت کا

قصیدہ

کیا خوب ہے سجی محفلِ نعت رسول آج — کیونکر خدا کی ہووے نہ رحمت نزول آج

احمد کو کر وسیلہ خدا سے دعا کرو — ہوتی ہے تو مراد تمھاری حصول آج

احمد بڑا وسیلہ ہے اپنا تو مومنو — غمگین نہ ہو کے بیٹھو نہ تم دل ملول آج

سجدے میں جا کے حق سے دعا یہ کرو دل — صدقہ سے مصطفےٰ کے ہو شاید قبول آج

یارب نصیب میری کچھ ایسے نصیب ہوں — مہکا دے میرے گلشنِ دل کو وہ پھول آج

یارب بفضل ذات محمد و آل کے — ہووے ہمیں سعادتِ عقبیٰ حصول آج

اس دم کا کیا بھروسہ ہے تکیہ نہ کل پر رکھو — اپنے نبیؐ کی یاد کو دل سے نہ بھول آج

کل کل تو اُس کی یاد میں ہرگز نہ کر کبھی — شاید کہ وعدہ کل کا نہ ہووے قبول آج

محشر میں مجھ سے پوچھے گا حق اپنی روبرو — کیا نیکیاں تو لایا ہے اے ذوالفضول آج

دونگا جواب کچھ نہیں پر تیری نذر کو — لایا ہوں اک قصیدۂ نعتِ رسول آج

مسکین پڑھ تو آلِ محمدؐ پہ فاتحہ
خوش ہوگی تجھ سے روحِ جنابِ رسول آج

قصیدہ

بلکے بلبل ہمنے باغِ دہر ڈھونڈھا شاخ شاخ — پایا اُس پر نام احمدؐ صاف لکھا شاخ شاخ

پتے پتے پر پتہ پایا نبیؐ کے نور کا — دیکھا ہم نے جلوہ گر احمدؐ کا جلوا شاخ شاخ

فیضیاب رنگ دوے احمدی ہی ہر بسر — پھول جو ہی گلشنِ دنیا میں پھولا شاخ شاخ

دینِ احمدؐ کا شجر ایسا شجر سرسبز ہے — جس کا ہر سایہ ہو مثل شاخ طوبےٰ شاخ شاخ

نورِ حق کے ساتھ تھا نورِ محمد جلوہ گر — جو شجر طور کے موسیٰؑ نے دیکھا شاخ شاخ

کیوں کرے خوفِ تبر زن اسکی امت کا درخت — باغبانِ لم یزل حافظ ہو جس کا شاخ شاخ

کیا عجب باغِ جہاں میں گر رہی سرسبز تو — اچھا یہ مضمون ہی سرور تو نے باندھا شاخ شاخ

قصیدہ

ہے سورۂ والشمس اگر روئے محمد
واللیل کی تفسیر ہوئی موئے محمد

جب روئے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا میں شبِ قدر ہے گیسوئے محمد

ماہِ نو شوال سے عاشق کو کہاں عید
جب تک نظر آجائے نہ ابروئے محمد

کس وضع اٹھائے ہوئے ہیں بارِ دو عالم
ظاہر میں تو نازک سے ہیں بازوئے محمد

تھا بیش بہا عشق کے بازار میں یوسف
پر ہو نہ سکا سنگِ ترازوئے محمد

گلگشتِ گلستاں پہ پڑھو صل علیٰ تم
ہر پھول کی پتی میں رچی بوئے محمد

کعبہ کی طرف منھ ہو نمازوں میں ہمارا
کعبہ کا شب و روز ہی منھ سوئے محمد

ہر نخلِ بیابانِ عرب مجھکو ہے طوبیٰ
ہوں شیفتۂ قامتِ دلجوئے محمد

رضواں سے لئے پھول سوغات شہیدی
گر ہاتھ لگے خار و خس کوئے محمد

قصیدہ

صاحبِ آیۂ دنیٰ صل علیٰ محمد
سیدنا شفیعنا صل علیٰ محمد

ای افصح اللساں مخبرِ صادق البیاں
باعثِ ہستیٔ جہاں صل علیٰ محمد

گلبنِ باغ قل کہے سروِ ریاضِ قل آئے
سالکِ مسلکِ رضا صل علیٰ محمد

قدرت آدمی نہیں نعت نبی کرے ادا
جبکہ کہے یہ خود خدا صل علیٰ محمد

حوریں بھی کیوں غش میں آئیں ایک نظر جو دیکھا منھ
جلوۂ حسن آپ کا صل علیٰ محمد

جسنے کہ دیکھا آپ کو دیکھ کے بس یہی کہا
ایسا ہوا نہ ہووے گا صل علیٰ محمد

نظم

شوق میں حضرت نبی کے سربسر
گرتے ہیں تارے زمیں پر ٹوٹ کر

آج وہ سردار آتا ہے یہاں
نور سے جس کے ہوا روشن جہاں

آج محبوبِ خدا کی دید ہے
عید ہے اہلِ نظر کی عید ہے

عرش آج اُس شمع کا قندیل ہے
جس کلی پر دامنِ جبریل ہے

وجد میں اس کے قدم کو چوم کر
رہ گیا بس عرشِ اعلےٰ جھوم کر

دیکھکر اُس حُسنِ زیبا کی بہار
صبح ہوتی ہے تصدق اور نثار

جب چمن میں آیا آمد کا پیام
کھل کھلا کر ہنس پڑیں کلیاں تمام

قصیدہ

دل تڑپتا ہے کہ جاؤں مدینے کیطرف
جلد لے چل تو مجھے یا رب مدینہ کی طرف

ہونگا میں جاروب کش مژگاں سے اُس درگاہ کا
بخت لے جائیگا مجھکو جب مدینہ کی طرف

صبر و آرام و قرار و ہوش و عقل و جان و دل
مجھ سے پہلے چل بسے سب مدینہ کی طرف

اُس گلِ باغِ رسالت سے مرا کہنا سلام
اے صبا تیرا گذر ہو جب مدینہ کی طرف

روضۂ اقدس کا ہے شوقِ زیارت اسقدر
سوتے ہیں منہ کر کے ہم ہر شب مدینہ کیطرف

یا الٰہی پھر نہ پھیرے منہ کبھی یہ سوئے ہند
جب روانہ ہو مرا مرکب مدینے کی طرف

وائے قسمت سیکڑوں زوار چلے جاتے ہیں آہ
دیکھیے ہو میرا جانا کب مدینے کی طرف

اس دلِ گم گشتہ کی ابرار کیوں ہے جستجو
وہ روانہ ہو چکا غائب مدینے کی طرف

قصیدہ

سرتا بہ قدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
سونگھے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

دل بستہ و خون گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے مولا کا دہن پھول

للہ دمِ نزع دکھا دیجئے رُخِ پاک
ہر تارِ کفن شکلِ رگِ گل ہو کفن پھول

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

قصیدہ

گر سرے چل کے روضۂ اقدس پہ جائیں ہم — رو رو کے اپنا حال انھیں سب سنائیں ہم
اللہ کی قسم جو ملیں ہم کو شاہ دیں — روٹھے بھی ہوں تو عجز کریں اور منائیں ہم
وہ شوق دے خدا کہ مدینے میں پہنچکر — دامن کے ٹکڑے جیب کے پرزے اڑائیں ہم
جالی پکڑ کے روضۂ اقدس کی ایک بار — سب حال دل رسول خدا کو سنائیں ہم
آنکھوں سے اپنی جن کے ٹپنے کا غار و خس — زخم جگر کے واسطے مرہم بنائیں ہم

قصیدہ

شاہ دو عالم کے ہوئے پیدا صلی اللہ علیہ وسلم — مظہر شان رب تعالی صلی اللہ علیہ وسلم
پہلے قدم نے نور دکھایا ذات نبی مطلع ٹھیرایا — کر دیا روشن عالم سارا صلی اللہ علیہ وسلم
حق کی تجلی جو کوئی چاہے رب ارنی کی نہیں حاجت — دیکھے وہ دیدار نبی کا صلی اللہ علیہ وسلم
آدم سے تا عیسی مریم ساری نبی تھے ان کے طالب — سب نے ڈھونڈھا ہمنے پایا صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ

ڈوبتے ہیں اب پڑے منجدھار ہم — یا نبی جی کیسے اتریں پار ہم
دوش پر رکھے گنہ کا بار ہم — یا نبی اتریں گے کیونکر پار ہم
کس طرح کٹنے ہوگی راہ پل صراط — رکھ چکے گردن تہ تلوار ہم
او مسیحا تو ہی کر میرا علاج — اب دکھائیں کسکو یہ آزار ہم
گور میں بھی روح کو ہوگا نہ چین — مر گئے گر حسرت دیدار ہم
قبر میں پوچھیں گے جب منکر نکیر — بول اٹھینگے عرض سو سو بار ہم
عبد ہیں اسکے جو ہے معبود خلق — اور غلام احمد مختار ہم

قصیدہ

مصطفےٰ شان رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ حرم تاجدارِ ارم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قصیدہ

جن کا مدینہ ہے مقام اُن پہ درود اور سلام
اُن پہ درود اور سلام اُن پہ درود اور سلام

کیا ہی مزہ کا ہے وہ نام اُن پہ درود اور سلام
ہر طرف سے ہو مدام اُن پہ درود اور سلام

روضۂ مصطفےٰ کے پاس میری زباں پہ عرض ہو
لیل و نہار و صبح و شام اُن پہ درود اور سلام

ہے یہی دل کی آرزو عمر ہے میری جس قدر
کہتے ہی کہتے ہو تمام اُن پہ درود اور سلام

کیا ہی بخیل ہیں وہ جو پڑھتے نہیں درود کو
لے جو کوئی نبی کا نام اُن پہ درود اور سلام

بادِ صبا جو جائے تو مرقدِ مصطفےٰ تلک
میری بھی عرض کر پیام اُن پہ درود اور سلام

سینہ بھی غم سے چھن گیا دیکھئے کب نصیب ہو
روضے کی جالیوں کو تھام اُن پہ درود اور سلام

کہئے درود اور سلام یہ ہی کہے تو بس فقیر
جو ہیں صحابہ رضؓ کرام اُن پہ درود اور سلام

قصیدہ

فلک پر شور ہے برپا رسول اللہ آتے ہیں
ہر ایک عرشی یہی کہتا رسول اللہ آئے ہیں

بچھا دو فرش آنکھوں کا تصدق جان و دل سے ہو
یہ بولا غول حوروں کا رسول اللہ آتے ہیں

جمالِ پاک دیکھو چل کے اپنے فخر بیٹے کا
کہا آدم نے لے حوا رسول اللہ آتے ہیں

جو نکلے بہرِ استقبال آمد کی خبر سنکر
تو کیا ادریس نے دیکھا رسول اللہ آتے ہیں

جو تھے دیدار کے مشتاق یوسف یہ خبر سنکر
یہ کہتے تھے دلِ شیدا رسول اللہ آتے ہیں

خلیلِ محترم کو بھی یہ خبر جبرئیل کر آئے
کہ سب مخلوق کے مولا رسول اللہ آتے ہیں

تجلی طور پر دیکھی جو تھی وہ دیکھ لو اُس دم
کہا جبریل نے ہنس کے رسول اللہ آتے ہیں

جلا دیتے ہیں مُردوں کو غلامانِ غلام اُنکے
زیارت کر لو اے عیسے رسول اللہ آتے ہیں

یہ ہی ساماں سب اُس سرورِ عالم کی آمد کا
یہی شب ہے شب کہ ہی رسول اللہ آتے ہیں

کہوں کیا حال اے مشتاق سردارِ دو عالم کا
ہر اک خوش ہو کے کہتا تھا رسول اللہ آتے ہیں

ملائک حور و غلمان انبیا بولے زہے قسمت
فلک پر جب ہوا چرچا رسول اللہ آتے ہیں

شفاعت کی اجازت لیکے جب آئینگے محشر میں
گنہگاروں میں غل ہوگا رسول اللہ آتے ہیں

یہ ہی میلاد کی محفل جو دیکھو چشم باطن سے
تو مداحِ حرمیں بولا رسول اللہ آتے ہیں

جب مدینہ کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں

المدد المدد اے شافعِ روزِ محشر
بوجھ بھاری ہے گناہوں کا دبا جاتا ہوں

ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف
آپ آتے ہیں تو میں آپ میں آجاتا ہوں

دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے طاقت مجھ میں
شوق کھینچے لئے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں

قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے
مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں

ق

کارواں رہِ طیبہ میں ہوں آوازِ درا
سب میں شامل ہوں مگر سب سے جدا جاتا ہوں

اس لئے تا نہ ملے روکنے والوں کا پتا
محو کرتا ہوا نقشِ کفِ پا جاتا ہوں

قصیدہ

دل کو کب شوقِ مزارِ شہ کونین نہیں
بے زیارت مجھے آرام نہیں چین نہیں

ہو رواں لے دل بیتاب کہ موقع ہے یہی
راستہ صاف ہے حائل کوئی مابین نہیں

جبہہ سائی کے ہیں مشتاق بشر ہوں کہ ملک
جز درِ شاہ کوئی قبلۂ دارین نہیں

اثرِ صاحبِ معراج ہے یاں پیشِ نگاہ
نقش کب دل پہ مرے معنیٔ قوسین نہیں

ہے اشارہ کہ ہیں ہمراہ محمدؐ کے علیؓ
لفظ معراج میں بے میم نہیں عین نہیں

قصیدہ

قافلے جبکہ مدینے کی طرف جاتے ہیں
اپنی محرومی پہ ہم روتے ہیں شرماتے ہیں

گرچہ ساماں نہیں ظاہر میں مہیا لیکن
عاجزوں کی وہ مدد غیب سے فرماتے ہیں

طاقت ضبط نہیں ہیں تو چلا بسم اللہ
نفس و شیطاں مجھے گو کیسی ہی بہکاتے ہیں

رات دن رکھتے ہیں دل میں یہ تمنا اپنے
ہم سے محتاجوں کو کب دیکھیے بلواتے ہیں

لو مبارک ہو شہنشاہ کا روضہ آیا
عرش سے جسکی زیارت کو ملک آتے ہیں

کیا ہی اُس شاہ رسل کا بھی جلالی دربار
بادشاہان جہاں رعب سے تھراتے ہیں

کیا یہ دربار ہی دربار حبیبِ رحمت
فیض اُس در سے بھی جن و بشر پاتے ہیں

خواب میں کاش مجھے دولت بیدار ملے
چاہتے ہیں جسے دیدار وہ دکھلاتے ہیں

گرچہ اعمال برے ہیں ترے مسکیں لیکن
شکر ہم سگ اسی درگاہ کے کہلاتے ہیں

قصیدہ

پھرکے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصت قافلہ شور عشق سے ہمیں اُٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُن کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

یادِ حضور کی قسم غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جسکو ہو درد کا مزا نازِ دوا اُٹھائے کیوں

راہ میں ان کی کیا کمی فرش بیاضِ دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

قصیدہ

پاس روضے کے جو ہم صل علی کہتے ہیں
مژدہ دیتے ہیں ملک آپ دعا کہتے ہیں

خلوتِ خاص میں ہوتی ہیں خدا سے باتیں
اس لئے آپ کو محبوبِ خدا کہتے ہیں

دل مدینے رہے منہ طرفِ کعبہ پھر سے
باتِ ایمان کی ہم قبلہ نما کہتے ہیں

رخصتِ جان سے زیادہ ہو وہاں کی رخصت
ہم مدینے کی جدائی کو قضا کہتے ہیں

درِ حضرت سے اُڑا دے تو ہمارا نہ غبار
دیکھ تاکید سے ہم بادِ صبا کہتے ہیں

نظم ہی نامۂ اعمال ہمارا مسکیں
رات دن نعتِ رسولِ دوسرا کہتے ہیں

قصیدہ

کچھ ایک ہم ہی نہیں انتظار میں بیٹھے ہیں
رسولِ پاک کے شیدا ہزار بیٹھے ہیں

اُٹھاؤ پردۂ رُخ کو جمال دکھلا دو
ہم آنکھیں کھولے ہوئے انتظار میں بیٹھے ہیں

تو وہ ہی شاہ کہ شاہانِ غیرتِ جمشید
تری گدائی کے اُمیدوار بیٹھے ہیں

غمِ فراقِ شہِ دین میں اب تو کھو کر ہم
تمام دولتِ صبر و قرار بیٹھے ہیں

نہ ہم کو زر کی ہے خواہش نہ چاہ جاہ کی ہے
تمہارے لطف کے اُمیدوار بیٹھے ہیں

خیالِ روضۂ پُرنورِ مصطفےٰ ہے ہمیں!
خموش صورتِ شمعِ مزار بیٹھے ہیں

ہمیں تو دھیان وہ سرورؐ کے زلف و رُخ کا ہے
اسی خیال میں لیل و نہار بیٹھے ہیں

سُنا ہے قبر میں دکھلاتے ہیں شبیہ نبیؐ
اجل کے اسلئے ہم انتظار میں بیٹھے ہیں

قصیدہ بزبانِ فارسی

محبوبِ ربِّ ذوالمنن گاہے نظر برمن فگن
برمن فگن برمن فگن گاہے نظر برمن فگن

اے سرورِ عالی نسب مہرِ عجم ماہِ عرب
رشکِ حسینانِ زمن گاہے نظر برمن فگن

نامت محمد مصطفےٰ شانت حبیبِ کبریا
بہرِ حسینؑ و ہم حسنؑ گاہے نظر برمن فگن

اے قامتِ سروِ چمن گیسوی تو مشکِ ختن
روئے تو شمعِ انجمن گاہے نظر برمن فگن

دارد بصد عجز التجا مسکیں غلامت بنوا
مولائے من آقائے من گاہے نظر برمن فگن

قصیدہ

اے شہ جملہ رسلیں تخت نشین عالمیں
دونوں جہاں کی خوبیاں جو تھیں خدا نے تم کو دیں

شق القمر کا معجزہ آپ کو بس ہوا عطا
حق نے بلایا عرش پر آپکو یا امام دیں

غار میں جب چھپے تھے آپ جالا تنا تھا مکڑی نے
تا کہ یہ قوم جان لے اس میں کوئی چھپا نہیں

زہر ملا کے کھانے میں رکھا تھا کافروں نے جب
بولا وہ پخت یا نبی مجھکو نہ کھانا تم کہیں

انگلیاں دست پاک سے پانی بھی جاری ہو گیا
سب نے پیا وضو کیا جتنے تھے واں مسافریں

حافظ کی اپنے عاقبت کیجو بخیر یا خدا
کلمہ پہ ہووے خاتمہ تیرے سوا کوئی نہیں

قصیدہ

عشق خیر الانام رکھتے ہیں
ہم کسی سے نہ کام رکھتے ہیں

اے خدا روضہ نبی دکھلا
ورد یہ صبح و شام رکھتے ہیں

بادۂ الفت نبی سے مدام
دل کا لبریز جام رکھتے ہیں

سب نبی مقتدی ہوئے جنکے
ہم وہ اپنا امام رکھتے ہیں

صفحۂ دل پہ جا بجا منقوش
ہم محمد کا نام رکھتے ہیں

ہوں گے محشر میں ساتھ حضرت کے
جو مدینہ مقام رکھتے ہیں

بادشاہان دو جہاں پہ شرف
انکے ادنیٰ غلام رکھتے ہیں

شکر ہے ہم کو ذات حضرت پر
نعت خوانی سے کام رکھتے ہیں

قصیدہ

اسکے رخ صبیح پر زلف ہیں مشکفام دو
قدرت حق یہ دیکھیے ایک سحر ہے شام دو

کعبہ وہ عرش بھی مدام اسکو ملے مقام دو
بادہ ہے ایک جام دو ایک ہوا ہے بام دو

فرش پہ دیں کا رہنما عرش پہ مظہر خدا
دونوں جگہ پہ سر لقا کرتے ہیں خوب ہی کام دو

حق نے اسے کیا سلام اسنے ہمیں دیا سلام
ہمنے بھی لے لیا سلام شوق سے یہ سلام دو

ایک حدیثِ مصطفیٰ دوسرے مصحفِ خدا / دین کے لیے ہیں رہنما کافی ہیں یہ کلام دو

جیسے کہ ہے خدا رحیم تو بھی تو ہے بڑا رحیم / نام بھی ہے ترا رحیم ذات ہے ایک نام دو

مولدِ مصطفیٰ کو جو کوئی کہے کہ مت کرو / اسکو کہو کہ چپ رہو منہ کو ذرا لگام دو

ایک نبیؐ کے ہاتھ سے ایک علیؓ کے ہاتھ سے / کوثر و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو

آج شہید بینوا پڑھتا ہے نعت مصطفیٰ
حاضر ہوں خاص و عام دو سبکو یہی پیام دو

قصیدہ

محمدؐ سا حسیں اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو / جو مہوش ہو تو ایسا ہو جو دلبر ہو تو ایسا ہو

بچایا آتشِ دوزخ سے اپنی ساری امت کو / جو حامی ہو تو ایسا ہو جو پیمبر ہو تو ایسا ہو

شبِ معراج میں فوجِ ملک ہمراہ حضرت تھی / جو افسر ہو تو ایسا ہو جو لشکر ہو تو ایسا ہو

نبیؐ کے گیسوئے مشکیں کو دیکھا تو کہا سب نے! / جو سنبل ہو تو ایسا ہو جو عنبر ہو تو ایسا ہو

ہمارا طائرِ ادراک اوجِ نعت تک پہونچا / جو بازو ہو تو ایسا ہو جو شہپر ہو تو ایسا ہو

کیا مژگان و ابروے نبیؐ کی یاد نے بسمل / جو نیزہ ہو تو ایسا ہو جو خنجر ہو تو ایسا ہو

دکھائی ہم کو راہِ حق مٹایا کفر عالم سے / جو ہادی ہو تو ایسا ہو جو رہبر ہو تو ایسا ہو

بنایا آپ کو سردار حق نے انبیاؤں کا / جو سلطاں ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو

قصیدہ جو سنے آبرا اس کا خوش ہو کے فرمائے
جو شاعر ہو تو ایسا ہو سخن ور ہو تو ایسا ہو

قصیدہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو / کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت / اب جو مدینے کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں / آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت یہاں روز برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُنکے کشتوں کا بھی حسرت سے تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوا دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیلِ انجاح
آؤ اب دادرسیِ شہِ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاکبوسیِ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکے رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازی
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو چمٹ خوب نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

غور سے سُن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

قصیدہ

رخسار سے برقع کا ذرا پردہ اُٹھا دو
اللہ مجھے حسنِ خداداد دکھا دو

اے بحرِ کرم صدقہ حسین ابنِ علیؑ کا
پیاسا ہوں مجھے شربتِ دیدار پلا دو

جو لوگ کہ کہلاتے ہیں سگ آپکے در کے
اُن لوگوں کے دفتر میں مرا نام لکھا دو

کاتب سے مرا نامۂ اعمال منگا کر
جتنے عملِ زشت ہوں اُن سبکو مٹا دو

محروم نہ رکھ محفلِ میلاد سے مجھکو
تم غیب سے سامان مجھے ویسا ہی منگا دو

اس محفلِ میلاد میں جو آئے ہیں بیمار
اپنے کرم و رحم سے تم اُن کو شفا دو

کیا دیر سواری کے نکلنے میں ہے صاحب
ایں دیر سے ہم منتظر اب جلوہ دکھا دو

دنیا کی بھی اور دین کی بھی اپنے کرم سے
بگڑی ہوئی باتوں کو مری آج بنا دو

اب ہند کا رہنا مجھے دوزخ سے نہیں کم
یا شاہ مدینے میں مجھے رہنے کی جا دو

میں دور ہوں مجبور ہوں اے سیدِ عالم
دیدار دکھاتے نہیں آواز سنا دو

قصیدہ

کوئی جا کر رسولِ پاک سے میری خبر کر دے
غمِ فرقت نہیں اُٹھتا ہے پتھر کا جگر کر دے

ہماری یہ شبِ فرقت الٰہی ہو گی کب آخر
بہت بےچین دل ہے یا خدا جلدی سحر کر دے

شہنشاہِ مدینہ بس ابھی ہم کو طلب کر لیں
ہماری آہ میں خالق اگر پیدا اثر کر دے

میں راضی ہوں خدا جنت میں بھیجے یا کہ دوزخ میں
اُسی کی مہربانی ہے مجھے چاہے جدھر کر دے

میں جھاڑوں اپنی پلکوں سے خدایا خاک گلیوں کی
مدینہ میں کہیں میرا الٰہی تو گذر کر دے

عطا کی ہے محمد کو الٰہی تو نے سب طاقت
اگر ذرہ کو چاہیں پل میں وہ رشکِ قمر کر دے

حسن ہو جائے مستغنی ابھی پل بھر میں اے داور
ہمارے حال پر بھی لطف سے اکدم نظر کر دے

قصیدہ

قدسیوں میں ترے قامت کا جو چرچا ہووے
بخدا شورِ قیامت وہیں برپا ہووے

چودھویں کو اگر اُس چہرے سے برقع اُٹھ جائے
ماہ کامل وہیں گھٹ گھٹ کے ستارا ہووے

تیرے کوچہ کی ہے پستی پہ بلندی پیدا
کیوں نہ قربان ترا عالمِ بالا ہووے

خواب میں بھی نظر آ جائے جو صورت تیری
حور کے دیکھنے کی کس کو تمنا ہووے

جی میں ہے اپنے کو منہ چومئے اُسکا سو بار
جس نے تعظیم سے اسنام کو چوما ہووے

قصیدہ

مژدہ ای رحمتِ حق ہمکو سنانے والے
مرحبا آتشِ دوزخ سے بچانے والے

مجھ سے ناشاد کو پہنچا دے درِ احمد تک
میرے خالق مری بچھڑوں کے ملانیوالے

دلِ ویرانۂ عاشق کو بھی کیجے آباد
مرے محبوب مدینہ کے بسانے والے

کوئی پہنچا نہ نبی رتبۂ عالی کو ترے
مرحبا عرش کی زنجیر ہلانے والے

بعد مُردن مجھے دکھلائیں گے جلوہ اپنا
قبرِ تیرہ میں مرے شمع دکھانے والے

قبر میں آپ کو دیکھا تو رضا نے یہ کہا
دیکھنے آئے وہ مُردوں کے جلانیوالے

قصیدہ

ہو درود آپ پہ معراج کے جانیوالے
آن کی آن میں پھر لوٹ کے آنے والے

رنج سے فکر سے آفت سے بلا سے غم سے
آپ ہیں اُمتِ عاصی کے بچانے والے

اس گنہگار کی ہے شرم و حیا آپ کے ہاتھ
مرے آقا مری بگڑی کے بنانے والے

نقشِ روئے ہمیر نہ کھنچا پر نہ کھنچا
متحیر ہوئے تصویر بنانے والے

عشقِ مولیٰ کا ہدایت کو عنایت کیجئے
خلق کو راہِ ہدایت کی بتانے والے

قصیدہ

مدینہ ہمارا وطن ہو الٰہی
مری روح واں اور تن ہو الٰہی

ہمیشہ زیارت ہو مجھ کو حرم کی
پہ پیشِ نظر وہ چمن ہو الٰہی

مدینے میں لاشہ پڑا ہو ہمارا
میسر نہ گور و کفن ہو الٰہی

گلستاں سے کیا کام مجھ بینوا کو
میں ہوں اور طیبہ کا بن ہو الٰہی

اُٹھے جھومتا ابر اُنکے کرم کا
شفاعت کی پڑتی جھڑن ہو الٰہی

بہاریں ہوں جوبن پہ باغِ حرم کی
یہ بلبل وہاں نغمہ زن ہو الٰہی

وہ نورانی قبہ وہ رحمت کا جلوہ
نظر میں وہ پیاری پھبن ہو الٰہی

قیامت میں پرچم نبی کے علم کا
مرے سر پہ سایہ فگن ہوا ہے

گنا جائے مسکیں بھی مداح اُن کا
یہ مقبول میرا سخن ہوا ہے

قصیدہ

نبی جی کے میلاد کی کیا خوشی ہے
خوشی کے لیے سارے عالم کا جی ہے

بہر رنگ سارا جہاں شادماں ہے
یہ نیرنگ عالم میں شادی رچی ہے

محمد بنا دین و دنیا کا دولہا
دو عالم براتی جہاں امتی ہے

صدا جس کی گونجے ہے تا آسماں پر
زمیں پر وہ شادی کی نوبت بجی ہے

مبارک سلامت کا ہے ہر طرف غل
خوشی شش جہت میں ہے دھوم اک مچی ہے

کھلا ہے گل باغ ختم رسالت
گل و غنچہ کو کیا ہنسی اور خوشی ہے

ہوئیں دوزخیں سرد اُن کے قدم سے
اُسی سے ہر اک دوزخی جنتی ہے

ولادت کے دن سے قیامت تک اُسکی
صدا رات و دن اُمتی اُمتی ہے

گناہوں کا ہم سب کے بخشانے والا
وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے

محمد ہے نام اُسکا وہ ہے قریشی
لقب ابطحی یثربی ہاشمی ہے

ہیں ملنے کی اُسکے بڑی آرزوئیں
بہت خواہشیں عمر تھوڑی رہی ہے

ہے ساری خدائی کا مختار احمد
نہ کچھ کارخانے میں اُسکے کمی ہے

مذاق اب بر آئینگی دل کی مرادیں
کہ احمد جواد و کریم و سخی ہے

قصیدہ

ہے تمنا یہ خدا سے کبھی ایسا ہووے
ہند سے سوئے مدینہ مرا جانا ہووے

اور جانا ہو تو اس شکل سے جانا ہووے
سوئے محبوب رواں جوں کوئی شیدا ہووے

سر کے ہوں بال کھلے پاؤں برہنہ ہووے   گیروا رنگ گلے میں مری کرتا ہووے
خاک صحرائے مدینہ ہو ملی منہہ پہ مرے   جاری آنکھوں سے مری اشکوں کا دریا ہووے
دل مشتاق میں ہو شوق زیارت کا بھرا   تذکرہ لب پہ مرے صل علی کا ہووے
پہنچوں اس طرح سے جب میں در اقدس کے قریب   یا حبیبی کا زباں پر مری نعرہ ہووے
روضہ پاک کے جو گرد پھروں میں ایسا   جیسے پروانہ سر شمع پہ پھرتا ہووے
جوڑ کر ہاتھ کروں عرض میں یا ختم رسل   حال خستہ پہ نظر میرے خدارا ہووے

دل بسمل ترے کوچے میں تڑپتا ہووے
تو بھی ہو گرم تماشا تو تماشا ہووے

قصیدہ

وصف ہوا جو کوئی غیر سنا جاتا ہے   آتش رشک سے بندے کو جلا جاتا ہے
شوق ہی کوچہ حضرت کی زیارت کا کمال   باغ جنت سے سوا وصف سنا جاتا ہے
سال بھر بعد جو آتا ہے ربیع الاول   کام بگڑے ہوئے ہمت سے بنا جاتا ہے
سال بھر تک جو گنہگار گنہ کرتے ہیں   مغفرت کا انہیں ساماں بتا جاتا ہے
سال بھر رہتے ہیں اس گھر کے ثنا گانے والے   جس جگہ آپ کا مولود پڑھا جاتا ہے
سال بھر رہتے ہیں خوشبو سے معطر عشاق   عطر الفت سے دماغ ان کے بسا جاتا ہے
سال بھر نور سے رہتی ہیں منور آنکھیں   نور حق آنکھوں میں اس درجہ سما جاتا ہے
سال بھر بعد جو آتا ہے یہ ہادی اپنا!   شرک سے کفر سے عصیاں سے بچا جاتا ہے
عاشقو محفل میلاد جہاں ہوتی ہے   خود بدولت وہاں آتے ہیں سنا جاتا ہے

لطف حضرت کا جو سنتا ہوں کبھی اسم شریف
دل مضطر کو مرے چین سا آجاتا ہے

جس نے دیکھا تمہیں نظر بھر کے   ہنس ہوتے گرا وہ غش کر کے

شیفتہ ہیں رخِ پیمبر کے — ہم ہیں بلبل اُسی گلِ تر کے
ہم دل وجان سے فدا ہیں گے — اہلِ بیتِ رسولِ اطہر کے
سروِ گلشن کی دید سے کیا کام — ہم ہیں شیدا قدِ پیمبر کے
دور ہو جائے گی پریشانی! — شعر لکھ وصف میں پیمبر کے
کیا جلائے گی آتشِ دوزخ — اُمتی ہیں شفیعِ محشر کے

بادہ عشقِ احمدی سے گدا
روز پیتا ہوں جام بھر بھر کے

قصیدہ

لو ہے تمھاری شمعِ نبوت لگی ہوئی — دل کو مرے ہے تم سے محبت لگی ہوئی
جب دور ہو وہ رحمتِ عالم کرم کریں — دنیا کی یہ جو ساتھ ہے زحمت لگی ہوئی
روشن ہے یہ کہ سایہ نہ اُس مہرِ دیں کا تھا — اور پشت پر تھی مہرِ نبوت لگی ہوئی
اُس ابرِ فیض چشمۂ وحدت کے ہجر میں — یاں اشک کی جھڑی ہے بکثرت لگی ہوئی
کیا خاک پائے سرورِ عالم کو چھوڑ دوں — ہے یہ تو میرے ہاتھ پہ محنت لگی ہوئی
دنیا کے مال و زر کی نہیں دل میں آرزو — عشقِ نبی کی ہاتھ ہے دولت لگی ہوئی
دل بیقرار صورتِ سیماب کیوں نہ ہو — الفت ہے اسکو آپ سے حضرت لگی ہوئی
ہر دم ہر ایک لحظہ یہ کہتے تھے شاہِ دیں — ہے جان کے ساتھ بخششِ امت لگی ہوئی

ہوگی نصیب روضۂ گلزارِ دیں گدا
ہے جو درود پڑھنے کی عادت لگی ہوئی

کہاں پھرتا ہے تو بن میں ارے نادان پردیسی — بسا گیا ہے ترے من میں ارے نادان پردیسی
خدا کی یاد کر دل میں محمد کے قدم پر چل — لگا رہ اُن کے دامن میں ارے نادان پردیسی
بھروسا کیا ہے جینے کا بسیرا ہے مدینہ کا — بگولا جان ہے تن میں ارے نادان پردیسی

درِ پاکِ محمدؐ پر لگا دھونی جما آسن — ملیگا کیا بندگا سن میں ارے نادان دیسی

بنارس سے اُٹھا ڈیرا چل اب مسکین پٹنہ میں
نہ پھنس ہندو برہمن میں ارے نادان پردیسی

قصیدہ

رُخِ تاباں سے برقع اُٹھا دو ذرا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ — تپ ہجر کی میری بھی ہو دوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

مثلِ آئینہ حیراں بنا دو مجھے وہ جمالِ منور دکھا دو مجھے — جیسے عاشق ہے مالک ہر دو سرا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

پہلے آپکی جلوہ نمائی ہوئی تب کہیں ظاہر خدا کی خدائی ہوئی — آپ پیدا نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ تھا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

چھوڑ در کو تمھارے میں جاؤں کہاں کر دیا جان و دل اپنا کس پہ فدا — ہو بھلا ہو تیرے در کا فقیر و گدا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

قصیدہ

زباں سے نعت لکھنے میں جو نام مصطفیٰ نکلے — صریر کلک سے صلِ علےٰ صلِ علےٰ نکلے

تڑپ کر اے دلِ بیتاب تو آگاہ کر دینا — ادھر سے جب مدینہ جانیوالا قافلہ نکلے

وہی ہے اہلِ دل اور ہے وہی اللہ کا بندہ — کہ جس کی ہر نفس میں یا محمدؐ کی صدا نکلے

ہوئی کافور عالم سے اُسی دم کفر کی ظلمت — حجابِ نور سے جس دم رسولِ دوسرا نکلے

یہ حسرت ہے کہ میں جی بھر کے دیکھوں جلوہ احمدؐ کا — الٰہی وہ بھی دن ہوگا جو دل کا حوصلہ نکلے

مرے اشعار میں ہے صاحبِ معراج کی مدحت — فرشتوں کی زباں سے کیوں نہ ہر دم مرحبا نکلے

ہمیں دنیا سے کیا مطلب عدم کے رہنے والے ہیں — ادھر ہم بھی تلاشِ جلوہ احمدؐ میں آ نکلے

کروں اُسکے قدم کی خاک کو کحل البصر اپنا — کوئی زائر مدینہ کا جو اس جانب کو آ نکلے

اسد کے دل کو دھڑکا ہے سوالِ قبر کا حضرت — نہیں معلوم کیا کہنے کو ہوں اور منہ سے کیا نکلے

قصیدہ

آؤ کہ بزمِ مولدِ خیر الانام ہے — صلِ علےٰ یہ جائے درود و سلام ہے

کیا آج جا ہے ذکرِ ولادت حضورؐ کا — مولود کی جو چار دل طرف دھوم دھام ہے

انسان ہی فقط نہیں ہوتے ہیں بزم میں
جن و ملک کا چاروں طرف ازدحام ہے

آمد ہے آج کس گل رعنا کی بزم میں
پھولا نہیں سماتا جو بیت الحرام ہے

ہاں باریاب محفل ذکر حضورؐ ہو
آتے ہی بخشے جاؤ گے یہ وہ مقام ہے

رحمت خدا کی ہوتی ہے نازل ہر ایک پر
اے حاضران بزم یہ وہ نیک کام ہے

ذکر جو تو نبیؐ کا ہے زاہد تو یاد رکھ
تیار تیرے واسطے دار السلام ہے

قصیدہ

نعت احمدؐ میں کروں کیا مرا رتبہ کیا ہے
وصف خالق ہی جو فرمائے تو بندا کیا ہے

آگے خورشید جہاں تاب کے ذرا کیا ہے
حسن یوسف کو ترے سامنے رتبہ کیا ہے

بندۂ حق ہوں غلام شہ لولاک ہوں میں
پوچھو تو بھلا نکیرین نے سمجھا کیا ہے

جھانک کر جالیوں کو پوچھو گا ہنگام سلام
اے دل و دیدہ کہو اور تمنا کیا ہے

لب چمٹ جاتے ہیں کہتا ہے محمدؐ جو کوئی
اور اس نام سے بڑھ کر کوئی میٹھا کیا ہے

شب معراج میں خالق نے یہ حضرتؐ سے کہا
آمرے سامنے محبوب یہ پردا کیا ہے

جسنے اک بار مدینہ کی زیارت کر لی
پھر اسے روضۂ رضواں کی تمنا کیا ہے

طور پر حضرت موسیٰ جو گرے غش کھا کر
جلوۂ یار پکارا ابھی دیکھا کیا ہے

میں تو اس جذبۂ الفت کا اثر جب جانوں
خود نبیؐ مجھ سے کہیں تیری تمنا کیا ہے

جلوۂ نور نبیؐ سے مری سیری ہو جائے
ملک الموت سے کہدو کہ تقاضا کیا ہے

چمن نعت میں کچھ نغمہ سرائی کر لو
ہمصفیرو دم فانی کا بھروسہ کیا ہے

شافع روز جزا کا ہوں میں مسکیں مداح
گو گنہگار ہوں لیکن مجھے پروا کیا ہے

ہم کو واعظ نہ سنا ذکر بہشت و دوزخ
ہم غلامان نبیؐ ہیں ہمیں کھٹکا کیا ہے

یہی کہتا ہے دل خستہ مسکیں ہر دم
اٹھ چل اب سوئے عرب ہند میں بیٹھا کیا ہے

قصیدہ

درِ احمدؐ کا ذرا مجھکو پتا دو کوئی　　راستہ شہرِ مدینے کا بتا دو کوئی
خاکِ دروازۂ محبوب کی تھوڑی لاکر　　میری آنکھوں میں وہی سرمہ لگا دو کوئی
جس درِ پاک کا جبرئیلِ امیں ہے درباں　　جاکے اُس در پہ مرا حال سنا دو کوئی
روز و شب عاشقِ بیمار کو غش رہتا ہے　　درِ احمدؐ کی ذرا خاک سنگھا دو کوئی
اے صبا بہرِ خدا مشتِ غبارِ شوقی　　طرف اُس کوچۂ احمدؐ کے اُڑا دو کوئی

قصیدہ

آج بزمِ مصطفےٰ ہے سب کو آنا چاہیے　　عاشقانِ مصطفےٰ تشریف لانا چاہیے
آج ہے ذکرِ پیمبرؐ آج ہے نعتِ رسول　　دوستو سنکر ذرا ایمان لانا چاہیے
سیدِ ثقلین پر پڑھکر درود اے دوستو　　مرتدِ شیطان کو زنجیر پہنانا چاہیے
شافعِ روزِ جزا کی شان ہے خلقِ عظیم　　جاہلوں کو یہ نصیحت سب سنانا چاہیے
الفتِ خیرالوریٰ کو بر زباں اے دوستو　　صادق الایمان کو دل میں جمانا چاہیے
ایک دن جانا پڑیگا حشر کے میدان میں　　سر پہ رحمت کا وہاں پر شامیانا چاہیے
مدحتِ سلطانِ عالمؐ کیوں نہ میں یارو لکھوں　　عاقبت باخیر کا کچھ تو ٹھکانا چاہیے
داخلِ میلاد ہیں اس وقت سب جنّ و ملک　　عاشقوں کو سرکے بل تشریف لانا چاہیے
چاہتے ہو گرچہ جنت تو پڑھو اُن پر درود　　محفلِ میلاد میں چپ بیٹھنا کیا چاہیے
توشۂ عقبےٰ نہ میں حاصل کروں تو کیا کروں　　حشر میں پیشِ خدا کچھ تو بہانا چاہیے

قصیدہ

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے　　آپ روتے جائینگے ہم کو ہنساتے جائینگے
کشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح　　آپ دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے
دم نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ　　ہم سے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائینگے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ / نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائینگے

گل کھلے گا آج یہ اُنکے نسیم فیض سے / خود وہ روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے

ہاں اُنہی کے آنے تک کی دیر ہے افتادگاں / خود وہ گر کر سجدہ میں ہم کو اُٹھاتے جائینگے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے / تھی خبر جس کی کہ وہ جلوا دکھاتے جائینگے

آج عیدِ عاشقاں ہے گر خدا چاہے تو وہ / ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے

آنکھیں کھولو عاشقو دیکھو وہ گریاں آتے ہیں / لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائینگے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف / خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائینگے

سوختہ جانوں پہ وہ پُرجوش رحمت آئے ہیں / آبِ کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوبؐ کو / جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے

پائے کوباں پل سے گذرینگے تری آواز پر / ربِّ سلّم کی صدا پر وجد لاتے جائینگے

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر / یہ شیاطیں کب تلک ہم کو ستاتے جائینگے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا / دم میں جب تک دم ہے ذکر اُنکا سناتے جائینگے

قصیدہ

تشنگی اُمت کی شفقت سے بجھاتے جائینگے / آبِ کوثر حشر میں حضرت پلاتے جائینگے

شانِ اُمت پروری حضرت دکھاتے جائینگے / ہم گنہگاروں کو حضرت بخشواتے جائینگے

عاصیوں کو کس قدر ہوگی خوشی شاہِ زمن / خلد کے ملنے کا مژدہ جب سناتے جائینگے

ہم گنہگاروں کی خاطر حشر کے دن شاہِ دیں / زیرِ عرشِ کبریا آنسو بہاتے جائینگے

دوستو میدانِ حشر میں شفیع المذنبیں / اُمتی یا اُمتی کہکر بلاتے جائینگے

کام آئیگی وہاں حبِّ رسولِ شاہِ دیں / پل پہ جسدم خوف سے ہم تلملاتے جائینگے

کون پہنچیگا مدد کو واں بجز ذاتِ رسول / قبر سے ہم کو فرشتے جب اُٹھاتے جائینگے

بخشوا کر معصیت امت کی شاہ بحر و بر — خانۂ فردوس میں ہم کو بساتے جاینگے

آیئنگے میدان حشر میں جو مداحِ رسول
نعت کے اشعار عرشی کو سناتے جاینگے

قصیدہ

رنگ لائی ہو جہاں میں مصطفائی آپ کی — پھر گئی ساری خدائی میں دُہائی آپ کی
کر لی ہو کیا کیا لہو پانی جدائی آپ کی — دل بھر آیا رو دئے جب یاد آئی آپ کی
آگے آگے آپ پیچھے ہم گنہگاروں کی صف — لے چلی جنت میں ہم کو پیشوائی آپ کی
رو دیے قرآن پڑھتے پڑھتے مجبور آپ کے — والضحیٰ نے یاد جب صورت دلائی آپ کی
اے شہِ عالم مدینہ میں ہمیں بلوا لیجیے — سلطنت سے ہے فزوں ہمکو گدائی آپ کی
میری قسمت تھی کہاں پاتا محمد سا نبی — اے خدا قربان یہ ہے کبریائی آپ کی
وقتِ مشکل جب کوئی ہوتا نہیں اپنا شریک — یاد آئی ہے ہمیں مشکلکشائی آپ کی

قصیدہ

پھر آئی یاد وہ ٹھنڈی ہوا مدینے کی — پھر آئی یاد وہ دلکش فضا مدینے کی
جو عزم ہو تو چلیں خضر بھی مرے ہمراہ — محبت آپ کی ہے رہنما مدینے کی
پھروں نہ عمرِ رواں کی طرح اگر پہنچوں — کہ سرزمیں ہی عجب دلکشا مدینے کی
مری لحد میں کھلا ایک جو گلشن خلد — کدھر سے آئی الٰہی ہوا مدینے کی
برآئیں دل کی مرادیں ترے کرم سے تمام — اک آرزو ہے فقط اے خدا مدینے کی
بناؤں چشم بصیرت کیواسطے سُرمہ — جو خاک لائے اُڑا کر صبا مدینے کی

کلیم طور پہ جانے کا کرتے ہیں ساماں
خدا سے مانگتا ہوں میں عبا مدینے کی

مسدس

یہ بزم بزم مولدِ نورِ آلہ ہے — یہ مجلس رسول فلک بارگاہ ہے
اس گھر سے تا بعرش بریں ایک راہ ہے — یارو چلو کہ محفل مسیلا دشاہ ہے

جو آگیا یہاں ہمہ تن نور ہو گیا
سارے گناہ دُھل گئے مبرور ہو گیا

یہ بزم جلوہ گاہ رسولِ زماں کی ہے — یہ بزم جلوہ گاہ مری جانِ جاں کی ہے
یہ بزم جلوہ گاہ شہِ مرسلاں کی ہے — یہ بزم جلوہ گاہ شفیعِ جہاں کی ہے

اس بزم کی تمام زمانہ میں دھوم ہے
ملتی نہیں ملک کو بھی جا یہ ہجوم ہے

اسجا فلک سے بارشِ بارانِ نور ہے — رفعت سے یاں کی پست بلندیِ طور ہے
یہ محفل حبیبِ خدائے غفور ہے — جو کوئی اس سے دور ہے جنت سے دور ہے

کہتے ہیں جس کو عرش یہی وہ مقام ہے
بزم جناب حضرتِ خیر الانام ہے

ہے فرشِ نوریاں سے وہاں تک بچھا ہوا — سر پر ہے شامیانۂ رحمت کھنچا ہوا
پھولوں کا ہے دریچوں میں پردہ پڑا ہوا — ہر سمت سے ہے بابِ شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے رحمتِ ربِ مجید کا
کمرہ سجا ہے جدِّ حسینؑ شہید کا

شیشے ہیں صاف ایسے کہ بلور گرد ہے — جنکی چمک سے چہرۂ خورشید زرد ہے
جو ایک ہے وہ مجلسِ عالم میں فرد ہے — کوئی گلاس سبز کوئی لاجورد ہے

پھیلا جو کائنات میں عالم کا یہ نور کا
بجھ بجھ گیا چراغ سرِ شام طور کا

تقسیم ہونگے نقل ثوابِ عظیم کے — ساغر چلیں گے رحمتِ ربِ رحیم کے

حصے ملیں گے لطفِ خدائے کریم کے ۔۔۔ توڑے بٹیں گے نعمتِ فیضِ عمیم کے

اس بزمِ پاک میں جو کوئی دل سے آئے گا
فردوس میں مکان وہ رہنے کو پائے گا

کیسا مکان ہے کیسی عمارت ہے دلستاں ۔۔۔ کیسا وسیع صحن ہے کیا خوب سائباں
قصرِ بہشتِ خلد کہاں اور یہ کہاں ۔۔۔ حوریں تصدق اس پہ کریں گلشنِ جناں

یہ جائے پاک مقدمِ خیر الانام ہے
دروازہ اس مکان کا باب السلام ہے

موسیٰ ہیں گرم روشنی کے اہتمام میں ۔۔۔ مصروف خواجہ خضر ہیں تقسیمِ جام میں
ہیں حضرتِ خلیل مکانِ طعام میں ۔۔۔ مشغول ہر نبی ہے غرض ایک کام میں

نعلینِ اہلِ بزم کا تو پاسبان ہے
مسکیں تری نجات کا بس یہ نشان ہے

ترجیع بند

بارش ہے ابرِ رحمتِ ربِّ غفور ہے ۔۔۔ اہلِ نظر کو سیرِ چمن اب ضرور ہے
ہر نخل اس کا رشکِ دہِ نخلِ طور ہے ۔۔۔ یوں نغمہ سنج ڈالیوں پر ہر طیور ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

سوسن کی ہر زباں پہ ہے نعتِ رسولِ پاک ۔۔۔ انگور بھی لگائے ہوئے ہے اسی پہ تاک
اور گل بھی عشق میں ہے پیمبر کے سینہ چاک ۔۔۔ نرگس کس روش سے گل کی صبا چھانتی ہے خاک

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

پھولا نہیں سماتا ہے گل پیرہن میں کیوں ۔۔۔ غنچے درود پڑھتے ہیں پنہاں دہن میں کیوں

رنگین قبا ہے آج گلوں کے بدن میں کیوں
دیکھا نہیں تو گاتی ہے بلبل چمن میں کیوں
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

پڑھتی ہوئی جو نعت نبی چلتی ہے صبا
سن سن کے حال سارے درختوں کو آگیا
ہلتے نہیں یہ عشق نبی میں ہیں مبتلا
پتے کو ہل کے دیتا ہے پتہ ہی پتا
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

غنچے ہیں شکل (م) اگر غور کیجیے
(ح) پنکھڑی ہے گل کی ذرا دیکھ لیجیے
اور شاخ گل کو (د) سے تشبیہ دیجیے
ہر وقت نام پاک محمد کا لیجیے
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

خاموش یہ جو باغ میں غنچے تمام ہیں
سب چپکے چپکے لیتے محمدؐ کا نام ہیں
اور کھلکھلا کے پڑھتے درود و سلام ہیں
اور پھول پھول کرنے لگے یہ کلام ہیں
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

یہ سرو ایک پاسے جو ہے باغ میں کھڑا
سمجھا نہ کوئی یہ کہ اشارہ ہے اس میں کیا
ہر گل سے اور پھولوں سے کہتا ہے برملا
اس طرح سے کیا کرو تعظیم مصطفے
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

بلبل جو گل کے پاس سدا چہچہاتی ہے
کیا بات ہے ہر اک کی سمجھ میں کم آتی ہے
حافظ یہ مصحف رخ احمد کھاتی ہے
گل کو سبق یہ نعت نبی کا پڑھاتی ہے
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

قصیدہ نبوی

موا ج بحر قلزم رحمت وہ کون ہے
خوشبوئے گل حدیقۂ وحدت وہ کون ہے
بعد از خدا بزرگ و عظمت وہ کون ہے
حیران ہو عقل یا محمد خلقت وہ کون ہے

	سکہ پڑا تھا تیغ عمرؓ کے نیام کا کوس ظفر بجایا محمدؐ کے نام کا	
اے مومنیں حال سنو غزوۂ بدر اُس معرکے میں خود کو سمجھتا تھا پُر ہنر		عاص بن ہشام تھا اک شخص خیرہ سر مختص فن جنگ سے ہشیار بیشتر
	میدان جنگ بازیِ طفلاں سمجھتا تھا نخوت سے خود کو سام و نریماں سمجھتا تھا	
کرتا تھا ہر کسی سے تمسخر کے وہ کلام اک دیو پر غرور تھا عاص بن ہشام		ہیبت سے اُس کی خائف و ترساں تھا شام و روم دہشت سے سرنگوں تھا سنا جسنے اُسکا نام
	دل سے وہ پرست تھا لات و منات کا دشمن تھا وہ رسول علیہ الصلوٰۃ کا	
کہتا تھا وہ مٹاؤں رسولِ خدا کا نام کہتا تھا اب چھپاؤں شہ دوسرا کا نام		کہتا تھا کب جہاں میں رکھوں مصطفےٰ کا نام کہتا تھا شاق مجکو حبیبؐ خدا کا نام
	عالم میں کون مجھسے جو آب چشم چار ہو تیغ نگاہ سے مری دم میں دو چار ہو	
کہتا تھا کون مجھ سے کرے آن کر جدال وہ کون ہے جو آکے کرے دو بدو مقال		رستم کو وقت جنگ سمجھتا ہوں پیرِ زال گرتا ہو آسمان تو اُسکو بھی لوں سنبھال
	ملعون فیلِ مست سا جس سمت چلتا تھا دل بزدلوں کا خوف سے اُسکے دہلتا تھا	
آخر کو بہر جنگ صف آرا ہوا لعین اک سمت کو اُمیہ و بوجہل اہل کیں		اپنے پرے جمانے لگی فوج مشرکین لیتے تھے جائزے یہ کھڑی فوج کی ترین
بجرو کھڑے تھے سیدھے جہنم کی راہ پر		لعنت برس رہی تھی ہر اک روسیاہ پر

عتبہ و ولید و شیبۂ کفار نابکار
کفار و مشرکین کا انبوہِ بے شمار
ترغیب دے رہا تھا ابوجہل بد شعار
تھا دیکھتا یہیں کوئی اور کوئی یار
شیطاں سراقہ بن کے ملا مشرکین میں
بہکاتا تھا نہ آئیو احمد کے دین میں

اور اس طرف حبیبِ خدا فخرِ انبیا
فخرِ قریش فخرِ عرب معدنِ سخا
یعنی محمدِ عربی شاہِ دوسرا
اُمی مگر فصیح و بلیغ حد سے تھے سوا
ایسے شجاع کہ کفر کو زیر و زبر کیا
انگشت کے اشارے سے شق القمر کیا

اصحابؓ نامدار اولوالعزم جاں نثار
ہر اک جری شجاع و بہادر وفا شعار
ہمراہ تھے مہاجر و انصار باوفار
جھپکی تھی جن کی آنکھ سے یہ چشمِ روزگار
سب بیشۂ رسول کے غرندہ شیر تھے
ساونت و سرفروش و قوی و دلیر تھے

یہ غزوۂ بدر وہ ہے سمجھو تو ذی عقول
یاں پر لڑے بنفسِ نفیس حضرتِ رسول
اس جا ہوا تھا سورۂ انفال کا نزول
فتحِ عظیم بدر میں نصرت ہوئی حصول
جبریل و میکائیل و اسرافیل آئے تھے
فوجِ ملائکہ پئے امداد لائے تھے

ہو طول اگر شجاعتِ خیر الوریٰ لکھوں
قاصر زباں ہے وصف اگر مرتضیٰ لکھوں
حضرت امیر حمزہؓ کے اوصاف کیا لکھوں
یا حال کچھ مہاجر و انصار کا لکھوں
اصحابؓ نیک نام رسولِ انام پر
تھے جاں نثار ہاتھ پڑی تھی حسام پر

حضرت علیؓ نے فتح کیا غزوۂ بدر
بائیس کافروں کو کیا داخلِ سقر

کفاروں میں جو تھے قدر انداز زشت سر — سہمے ہوئے تھے تیر کمانوں میں جوڑ کر
چھپنے کی ندا سے تھے گوشے میں جاں کے
کھنچتی تھی جان ہوش کہاں تھے کمان کے

اضطرابِ کفار

شیطان کہتا تھا ابوسفیان بھاگ چل — وہ کھیلتی ہے سر پہ ابوجہل کے اجل
انتالیس آدمی کا رے ہو گیا خلل — فتح محمدی کا وہ بجنے لگا ڈھول
جس دم مجاہدین یہ تکبیر کہتے ہیں
ہوش و حواس میرے نہ قابو میں رہتے ہیں

بھاگو کہیں نہ مار دیں سب کو ابوالحسنؓ — بھاگو ابوعبیدہؓ و حمزہؓ ہیں تیغ زن
بھاگو لعینو بھاگو نہ ٹکڑے ہو سب بدن — بھاگو کہیں نہ دیکھ لیں فاروقِ صف شکن
تیغ عمرؓ سے ایک کے دو دو کے چار ہوں
ہم تم بدر سے اے ابوسفیاں فرار ہوں

کہتا تھا کوئی اے ابوسفیان چلو چلو — کہتا تھا کوئی تابعِ شیطاں چلو چلو
کہتا تھا کوئی اب کی بچی جان چلو چلو — کہتا تھا کوئی رو کے بدایماں چلو چلو
دعوے تھا جسکو جنگ کا اُسکو ہراس تھا
جو فیلِ مست تھا اُسے جینے سے یاس تھا

للکار کر یہ حضرتِ فاروق نے کہا — عاصِ بنِ ہشام کدھر ہے ادھر تو آ
کرتا ہے جھوٹے دعوے تو مردود بیحیا — شیطان تجھ لعین کی گردن پہ ہے چڑھا
تیغ و سناں سے تجکو ذرا دیکھ بھال لوں
کچھ کچھ غبار دل سے میں اپنے نکال لوں

یوں دبہ جلدی کرنے لگا آ کے سامنے — مجکو جری بنا دیا یاں خاص و عام نے

کٹوایا سر مرا ہے مری عقل خام نے | دعوی غلط زباں سے کیا تھا غلام نے

گھبرا رہا ہوں فکر فراری کروں گا میں
یہ خوب جانتا ہوں یہاں پر مرونگا میں

بار دگر یہ حضرتِ فاروق نے کہا | مردود وار کر ارے اب سوچتا ہے کیا
وہ دیکھ تیرے واسطے دوزخ کا در کھلا | جو دشمن نبی ہے تو اس کی ہے یہ سزا

تیغ عمرؓ نے دھڑ سے سر اسکا اڑا دیا
بے دین کو مار راہ جہنم دکھا دیا

غل مرحبا کا لشکر اسلام میں ہوا | فرماتے تھے کمال خوشی سے یہ مصطفےٰ
فاروق مرحبا مرے فاروق مرحبا | کافر کو تم نے خوب کیا قتل واہ وا

فاروقؓ تم سے راضی خدا و رسول ہیں
مومن ہوئے ہیں شاد یہ کافر ملول ہیں

خاموش اے ہدایت علی اب یہ کر دعا | ہاں ہاں کہ اب ہے وقت اجابت کا آگیا
کر عرض اس طرح سے بدرگاہِ کبریا | فرزند نیک مجکو عطا کر مرے خدا

ایمان سے اٹھانا محمدؐ کے دین پر
یارب میں فتحیاب رہوں مشرکین پر

تمت

خاتمۃ الطبع حمد و شکر بیحد بارگاہ حضرت رب العالمین اور صلوۃ و سلام لاتعد بجناب سید المرسلین اما بعد یہ حدیقۂ قصائد نعتیہ اور روضۂ غزلہائے مدحیہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اول موسومہ بہ نعت ہی نعت بعد اضافہ چند غزلہائے جدید دیدہ و شنیدہ مطبع بلالی واقع ساڈھورہ میں چھپے